سوال

(1043) مستعمل سونا مہنگے داموں بیچنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سناروں کے ہاں معمول ہے کہ وہ مستعمل سونا مثلاً تیس ریال فی گرام کے حساب سے خریدتے ہیں اور پھر اسی شخص کو اپنا نیا سونا چالیس ریال گی گرام کے حساب سے بیچتے ہیں۔ تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ جائز نہیں ہے کہ نئے پرانے سونے کا تبادلہ ہو اور آپ زائد فرق کی حدیث سے ثابت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عمدہ کھجور لائے، آپ نے پوچھا: یہ کہاں سے ہے؟ بلال نے کہا: ہمارے پاس ۔۔ صاع دے کے یہ ایک صاع خریدی ہے، تو آپ نے فرمایا: ''اوہ۔۔۔ کیا کرو، یہ تو عین سود ہے۔'' (صحیح بخاری، کتاب الوکالة، باب اذا باع الوکیل شیئا فاسدا فبیعه مردود، حدیث: 2312 و صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب بیع الطعام مثلاً بمثل، حدیث: 1594 و سنن النسائی، کتاب البیوع، باب بیع التمر بالتمر متفاضلا، حدیث: 4557۔)

آپ علیہ السلام نے واضح فرمایا کہ جن ۔۔۔ طرف (فروخت کردہ اور خرید شدہ میں) برابر ہونی چاہئے، محض وصف کے ۔۔۔ سے۔ ان میں کمی بیشی کرنا سود بن جاتا ہے۔ تو آپ علیہ السلام نے اپنی احادیث مبارکہ کے مطابق اسے حلال اور جائز طریقہ بتایا کہ آپ اپنی نکمی کھجور۔۔ اور دراہم (روپوں) سے بیچیں۔ پھر ان روپوں سے نئی اور عمدہ کھجور خرید لیں۔ اسی طرح یہ ہے کہ اگر کسی عورت کے پاس پرانا سونا ہو، یا ایسا زیور ہو کہ لوگوں نے اس کا پہننا چھوڑ دیا ہو، تو اسے چاہئے کہ اپنے سونے کو بازار میں علیحدہ سے فروخت کرے، اس کے درہم (یا روپے) لے، پھر ان روپوں سے دوسرا پسندیدہ زیور خرید لے، جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 733